خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

منگل 24مارچ 2020ء | 28رجب 1441ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 72

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّ لٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۵﴾

(البقرہ:155)

ترجمہ:اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

23مارچ کے تاریخی دن کے حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ،بعثت کا مقصد، اہمیت اور ضرورت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے پُر معارف و پُر اثر ارشادات نیز کرونا وائرس کی بیماری کی تفصیلات اور احتیاطی تدابیر

حضرت مسیح موعودؑ ، آنحضرتﷺ کی غلامی میں آپؐ ہی کے کام کو اور آپؐ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے

حضرت مسیح موعودؑفرماتے ہیں:’’میں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرتﷺ کے اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا‘‘

’’وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے‘‘(حضرت مسیح موعودؑ)

’’اللہ تعالیٰ نے مجھے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا ‘‘(حضرت مسیح موعودؑ)

پس آج 200سے اوپر ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی سچائی دنیا پر ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے

کرونا وائرس کی بیماری کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا:’’ان حالات میں جہاں اپنے آپ کو سنوارنے، اپنی تبلیغ کو مؤثر رنگ میں کرنے کی ضرورت ہے وہاں دنیا کو اسلام کے بارے میں پہلے سے بڑھ کر متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔‘‘

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 مارچ 2020ء بمقام مسجد مبارک ، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20مارچ 2020ء کو مسجد مبارک ، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اےانٹر نیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا ۔ حضور انور نے فرمایا:تین دن کے بعد 23مارچ ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں باقاعدہ آپؑ کے دعویٰ مسیح موعودکے ساتھ جماعت احمدیہ کی بھی بنیاد پڑی۔ جماعت میں یہ دن یوم مسیح موعود کے نام سے منایا جاتا ہے، اس دن کی مناسبت سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور آپؑ کے آنے کے مقصد کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے۔ اس لئے اس حوالے سے میں آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں کچھ اقتباسات پیش کروں گا۔اس سال شاید اکثر ملکوں اور مقامات میں جو آج کل وائرس کی وباء پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ سے جلسے نہ ہو سکیں اس لئے میرے خطبہ کے علاوہ ایم۔ٹی۔اے پر بھی اس حوالے سے پروگرام پیش ہوں گے،انہیں ہر احمدی کو اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں سننے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرتﷺ کی غلامی میں آپ ہی کے کام کو اور آپؐ کے دین کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ چنانچہ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں ’’میں آنحضرتﷺ پر دُرود بھیجتا ہوں کہ آپؐ ہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور آپؐ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہو رہی ہیں ....میں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرتﷺ کے اتباع اور نقشِ قدم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا ‘‘ آپؑ نے آنحضرتﷺ سے جو روحانی فیض پایا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دُنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ اسلام کی شان و شوکت کو دوبارہ دُنیا میں قائم کرنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں مخلوق کی اصلاح کروں‘‘ پھر اپنی بعثت کے بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ’’میں اس

باقی صفحہ نمبر 6 پر

اس شمارہ میں

(اداریہ) اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّار
خلاصہ خطبہ جمعہ 20مارچ 2020ء
متن خطبہ جمعہ 28فروری 2020ء
مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 14تا20مارچ
کروناوائرس کے متعلق حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات

اداریہ

اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّار

”آئندہ زمانہ میں کوئی آفت آنے والی ہے ...وہ آفت طاعون ہے“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں جب طاعون کی وبا پھیلی تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مختلف الہامات کے ذریعہ اس وبائی مرض سے محفوظ رہنے کی نہ صرف بشارت دی بلکہ آپؑ کے اہلِ خانہ اور آپؑ پر ایمان لانے والوں کی حفاظت بھی کی اور ان الفاظ میں خوشخبری دی۔ اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّار میں اس گھر کے تمام لوگوں کو طاعون کی مرض سے محفوظ رکھوں گا۔

ایک جگہ اس کی تشریح میں آپؑ نے تحریر فرمایا کہ

”اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو اس خشت و خاک کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10)

پھر فرمایا کہ

” اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔“

اس لئے مندرجہ بالا الہام قدرے اضافہ کے ساتھ یوں بیان ہوا کہ اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ اِلَّاالَّذِیۡنَ عَلَوۡا بِاسۡتِکۡبَارٍ کہ میں ان تمام کی جو دار میں ہیں حفاظت کروں گا سوائے ان لوگوں کے جو تکبر سے بڑے بنتے ہیں۔ (البدر 31۔اکتوبر 1902ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کو جب سیاہ رنگ کے پودے اور ہاتھی نما جانور کی شکل میں دیکھا تو گورنمنٹ پنجاب نے طاعون کے ٹیکے کی سکیم کا وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈہ کیا کہ ہر شخص کے لئے ٹیکا لگوانا ضروری ہے۔مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹیکا نہ لگوایا اور 5۔اکتوبر کو ”کشتی نوح“ کتاب تحریر فرمائی۔جس میں ایسی پاک اور عمدہ تعلیم رقم فرمائی جس پر اگر ہر فرد کماحقہٗ عمل کرے تو جہاں دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوجائے گا وہاں اس پر عمل کرنے سے طاعون سے بھی بچا سکتا ہے۔

آپؑ نے ہماری تعلیم میں بیان فرمایا۔

” صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا.........وہ خارق عادت قدرت اس جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس خدا کی شناخت ہی ہمارے سلسلہ کی جڑ ہے اس پر ایمان،اس سے صدق و صفا اور اس کو ہر چیز پر مقدم رکھنا ہی ہمارے ایمان کا اہم حصہ ہے .... تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑدو۔کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔“ (کشتی نوح ،روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10تا 13)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام پر اس حد تک یقین تھا کہ مورخہ 4مئی 1904ء کو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے مینیجر و ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت علیل ہوگئی اور درد سر اور بخار کے عوارض دیکھ کر مولوی صاحب کو شبہ گزرا کہ شاید طاعون کے آثار ہیں۔جب اس بات کی خبر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی تو آپ فوراً مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ میرے دار میں ہوکر اگر آپ کو طاعون ہو تو پھر اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ الہام اور یہ سب کاروبار گویا عبث ٹھہرا۔ آپ نے نبض دیکھ کر اُن کو یقین دلایا کہ ہرگز بخار نہیں ہے۔ پھر تھرمامیٹر لگا کر دکھایا کہ پارہ اس حد تک نہیں ہے جس سے بخار کا شبہ ہو۔ اور فرمایا کہ میرا تو خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے۔“ (البدر جلد3 نمبر18۔19۔ مؤرخہ 8۔16مئی 1904ء)

اپنے ایک الہام مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمۡرٍ مُّبَارَکٍ یُّجۡعَلُ فِیۡہِ وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِناً کی بنیاد پر آپؑ نے تحریر فرمایا۔

”سوم یہ کہ یہ الہام دلالت کررہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں کوئی آفت آنے والی ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتھ اس میں داخل ہوگا وہ اس آفت سے بچ جاوے گا۔ اور براہین احمدیہ کے دوسرے مقامات سے ثابت ہوچکا ہے کہ وہ آفت طاعون ہے سو یہ پیش گوئی بھی اس سے نکلتی ہے کہ جو شخص پُوری ارادت اور اخلاص سے جس کو خدا پسند کر لیوے اس مسجد میں داخل ہوگا وہ طاعون سے بھی بچایا جائے گا۔ یعنی طاعونی موت سے۔“ (نزول المسیح ، روحانی خزائن جلد نمبر18 صفحہ526)

آج کرونا وائرس جسے طاعون کا نام دیا جا رہا ہےسے بچاؤ کے لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی گھر میں جگہ پانے اور رہنے کے لئے اس گھر کے تمام تقاضوں کو سامنےرکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔کشتی نوح میں بیان تعلیم پر، کمر بستہ ہوں۔ نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔ اللہ کی طرف جھکیں، دعاؤں میں جُت جائیں اور خدا کے حضور چلائیں انسانیت کے محفوظ رہنے کے لئے نوافل پڑھیں۔ تہجد پڑھیں۔ ہر وقت تسبیح و تحمید سے زبانیں تر رکھیں۔قرآن کریم کی تلاوت کریں اور انسانوں کے حقوق اسلامی تعلیم کے مطابق ادا کریں اور دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس وبائی آفت سے محفوظ رکھے۔ اپنے حقوق ادا کرنے والا بنائے۔ اس آفت کے شرور سے تمام انسانیت کو محفوظ رکھے۔ اور مسلمانوں کو اپنی کمزوریوں، کمیوں اور اپنے اندر پائی جانے والی بدیوں اور بُرائیوں کو اپنے سے جدا کرنے کی توفیق دے۔

ان دنوں ان دعاؤں کا ورد کثرت سے کریں اور اپنی اولاد کو بھی ان کا ورد کرنے کی تلقین کریں۔

1۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡبَرَصِ، وَالۡجُنُوۡنِ، وَالۡجُذَامِ، وَمِنۡ سَیِّئِ الۡاَسۡقَامِ
(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ فی الاستعادۃ)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تجھ سے برص، پاگل پن، جذام اور ہر بُری بیماری سے پناہ مانگتا ہوں ۔

2 ۔بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
(سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ما جاء فی الدعا اذا اصبح)

ترجمہ: اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ نہ تو زمین میں اور نہ آسمان میں کوئی چیز نقصان پہنچا سکتی اور وہ خدا بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

3۔ اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ
(سنن الترمذی،کتاب الدعوات عن رسول اللہ مایقول اذا نزل منزلاً)

ترجمہ: میں خداتعالیٰ کے کامل اور مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں ، ہر اس شر سے جو اس نے پیدا کیا ہے۔

4۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ عَافَانِیۡ مِمَّا ابۡتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقَ تَفۡضِیۡلاً
سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں مجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

5۔ یَا حَفِیۡظُ یَا عَزِیۡزُ یَا رَفِیۡقُ
ترجمہ: اے حفاظت کرنے والے! اے غالب! اے بہترین ساتھی!

6۔ سورۃ اخلاص سورۃ الفلق ، سورۃ الناس ہر شام اور ہر صبح کو تین تین بار پڑھیں۔

7۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دُعا کی طرف توجہ دلائی ۔

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَ انۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسمِ اعظم ہے۔ اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے (ترجمہ از مرتب) اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

- فرمایا : یہ دُعا ایک حِرز اور تعویذ ہے.........میں اس دُعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھاکروں گا۔ آپ بھی پڑھا کریں۔

باقی صفحہ 9 پر

خطبہ جمعہ

اپنے خاندان میں عزیز و محبوب سمجھے جانے والے اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہی نوجوان بزرگ ہیں جو ہجرت سے قبل یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے اور جن کے ذریعہ مدینے میں اسلام پھیلا

رؤسائے اَوس سعد بن معاذ اور اُسید بن الحضیر رضی اللہ عنہما کے واقعۂ ایمان کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یاد کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مصعب سے زیادہ حسین و جمیل اور نازونعمت اور آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا

حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں پہلے شخص تھے جنہوں نے ہجرت سے قبل جمعہ پڑھایا

وقف کا حق ادا کرنے والے نائب ناظر ضیافت مکرم ملک منور احمد جاوید اور محنت اور اخلاص و وفا کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق پانے والے پروفیسر منور شمیم خالد کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 28فروری 2020ء مسجد مبارک ٹلفورڈ یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج جن صحابی کا ذکر ہو گا ان کا نام ہے حضرت مُصعب بن عمیرؓ ۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عبدالدار سے تھا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اس کے علاوہ ان کی کنیت ابو محمد بھی بیان کی جاتی ہے۔ حضرت مصعبؓ کے والد کا نام عمیر بن ہاشم اور ان کی والدہ کا نام خناس یا خَنَاس بنت مالک تھا جو مکہ کی ایک مال دار خاتون تھیں۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے والدین ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی والدہ نے ان کی پرورش بڑے ناز و نعمت سے کی۔ وہ انہیں بہترین پوشاک اور اعلیٰ لباس پہناتی تھیں اور حضرت مصعبؓ مکّے کی اعلیٰ درجے کی خوشبو استعمال کرتے اور حضرمی جوتا جو حضرِموت کے علاقے کا بنا ہوا جوتا تھا، امیر لوگوں کے لئے مخصوص تھا ، وہاں سے منگوا کے پہنا کرتے تھے۔ حضرِموت عدن سے مشرق کی طرف سمندر کے قریب ایک وسیع علاقہ ہے۔ بہرحال اعلیٰ لباس، اعلیٰ خوشبو اور جوتا تک وہ باہر سے منگوایا کرتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی بیوی کا نام حمنہ بنت جحش تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن تھیں۔ حَمْنَہ بنت جحش سے ایک بیٹی زینب پیدا ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یاد کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مصعب سے زیادہ حسین و جمیل اور نازونعمت اور آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 85-86 ’’مصعب بن عمیر‘‘ ،
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان1990ء)

(اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 175’’مصعب بن عمیر‘‘
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان2003ء)

(سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی جلد دوم مہاجرین حصہ اول صفحہ 270، 275 ،
دار الاشاعت اردو بازار کراچی 2004ء)

(اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ المجلد السابع صفحہ 71 ’’حمنہ بنت جحش‘‘
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان2003ء)

(معجم البلدان جلد ۲ صفحہ 157 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت مصعب بن عمیرؓ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے اور ابتدا میں ہی اسلام قبول کرنے والے سابقین میں شامل تھے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دارِ ارقم میں تبلیغ کیا کرتے تھے اس وقت آپؓ نے اسلام قبول کیا لیکن اپنی والدہ اور قوم کی مخالفت کے اندیشے سے اسے مخفی رکھا۔ حضرت مصعبؓ چُھپ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہؓ نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں اور والدہ کو خبر کر دی۔ والدین نے ان کو قید کر دیا۔

آپؓ قید میں ہی رہے یہاں تک کہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ ان کو موقع ملا ، باہر آئے اور پھر ہجرت کر گئے۔ کچھ عرصے بعد بعض مہاجرین حبشہ سے مکہ واپس آئے تو حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی ان میں شامل تھے۔ آپؓ کی والدہ نے جب آپؓ کی حالتِ زار دیکھی تو آئندہ سے مخالفت ترک کر دی اور بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ نے پہلے حبشہ اور بعد میں مدینے کی طرف ہجرت کی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ86 ’’مصعب بن عمیر‘‘،
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان1990ء)

(اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 175 ’’مصعب بن عمیر‘‘
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان2003ء)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ کو میں نے آسائش کے زمانے میں بھی دیکھا اور مسلمان ہونے کے بعد بھی۔ اسلام کی خاطر انہوں نے اتنے دکھ جھیلے کہ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم سے جلداس طرح اترنے لگی تھی جیسے سانپ کی کینچلی اترتی ہے اور نئی جلد آتی ہے۔

(السیرة النبویة لابن اسحاق صفحہ 230، من عذب فی اللہ بمکة من المؤمنین،
دار الکتب العلمیة بیروت 2004ء)

یہ قربانی کے ایسے ایسے معیار تھے جو حیرت انگیز ہیں۔

ایک روز مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت حضرت مصعبؓ کے پیوند شدہ کپڑوں میں چمڑے کی ٹاکیاں لگی ہوئی تھیں۔ کہاں تو وہ کہ اعلیٰ درجے کا لباس اور کہاں مسلمان ہونے کے بعد یہ حالت کہ چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔صحابہؓ نے حضرت مصعبؓ کو دیکھا تو سر جھکا لئے کہ وہ بھی حضرت مصعب بن عمیرؓ کی تبدیلی حالت میں کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے آ کر سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا اور اس کی احسن رنگ میں ثنا بیان فرمائی۔ پھر فرمایا کہ الحمد للہ دنیا داروں کو ان کی دنیا نصیب ہو۔ میں نے مصعبؓ کو اُس زمانے میں دیکھا ہے جب شہرِمکہ میں اس سے بڑھ کر صاحبِ ثروت و نعمت کوئی نہ تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی مگر خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت نے اسے آج اس حال تک پہنچایا ہے اور اس نے وہ سب کچھ خدا اور اس کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ86 ’’مصعب بن عمیر‘‘ ،
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان1990ء)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو دیکھا تو ان کی ناز و نعمت والی حالت کو یاد کر کے رونے لگے جس میں وہ رہا کرتے تھے۔ جو ان کی پہلی حالت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آئی کہ کس طرح اب قربانی کر رہے ہو۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ آئے۔ ان کے بدن پر چمڑے کی پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کی اس ناز ونعمت کو یاد کر کے رونے لگے جس میں وہ پہلے تھے اور جس حالت میں وہ اب تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہو گا تمہارا اس وقت جبکہ تم میں سے ایک شخص ایک جوڑے میں صبح کرے گا تو دوسرے جوڑے میں شام کرے گا یعنی اتنی فراخی پیدا ہو جائے گی کہ صبح شام تم کپڑے بدلا کرو گے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے سامنے ایک برتن کھانے کا رکھا جائے گا تو دوسرا اٹھایا جائے گا یعنی کھانا بھی قسم قسم کا ہو گا اور مختلف کورسز (courses)سامنے آتے جائیں گے جس طرح آج رواج ہے۔ اور تم اپنے مکانوں میں ایسے ہی پردے ڈالو گے جیسا کہ کعبے پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔ بڑے قیمتی قسم کے پردے استعمال کئے جائیں گے۔ یہ بالکل آج کل کے نظارے یا اس کشائش کے نظارے ہیں جب مسلمانوں کو بعد میں وہ کشائش ملی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اس وقت آج سے بہت اچھے ہوں گے اور عبادت کے لئے فارغ ہوں گے کہ ایسی فراخی ہو گی، ایسے حالات ہوں گے تو پھر عبادت کے لیے بالکل فارغ ہوں گے اور محنت اور مشقت سے بچ جائیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم آج کے دن ان دنوں سے بہتر ہو ۔(سنن الترمذی ابواب صفۃ القیامۃ حدیث 2476)تمہاری حالت، تمہاری عبادتیں، تمہارے معیار اس سے بہت بلند ہیں جو بعد میں آنے والوں کے کشائش کی صورت میں ہوں گے۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ہجرتِ حبشہ کے بارے میں لکھا ہے اس میں سے کچھ میں پہلے دوسرے صحابہؓ کے ذکر میں بیان کر چکا ہوں۔ مختصر یہاں ذکر کر دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ماہِ رجب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ان ابتدائی مہاجرین میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو قریش کے طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور کمزور لوگ کم نظر آتے ہیں جس سے دو باتوں کا پتا چلتا ہے۔ اول یہ کہ طاقتور قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی قریش کے مظالم سے محفوظ نہ تھے۔ دوسرے یہ کہ کمزور لوگ مثلاً غلام وغیرہ اس وقت ایسی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں تھے کہ ہجرت کی بھی طاقت نہ رکھتے تھے۔بہرحال قریش مکہ کو ان لوگوں کی ہجرت کا جب علم ہوا تو وہ سخت برہم ہوئے کہ یہ شکار مفت میں ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ چنانچہ انہوں نے ان مہاجرین کا پیچھا کیا مگر جب ان کے آدمی ساحل پر پہنچے تو جہاز روانہ ہو چکا تھااور یہ لوگ ناکام واپس لوٹے۔ حبشہ میں پہنچ کر مسلمانوں کو نہایت امن کی زندگی نصیب ہوئی اور خدا خدا کر کے قریش کے مظالم سے چھٹکارا ملا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 146-147)

بیعتِ عقبہ اولی کے موقعے پر مدینہ سے آئے ہوئے بارہ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب یہ لوگ واپس مدینہ جانے لگے تو نبی کریمﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ بھجوایا تا کہ وہ انہیں قرآن پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ مدینہ میں آپؓ قاری اور مقری، استاد کے نام سے مشہور ہو گئے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 175-176 ''مصعب بن عمیر''
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان2003ء)

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب المجلد الرابع صفحہ 37 ''مصعب بن عمیر''
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2010ء)

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 199، باب ارسال الرسولؐ مصعب بن عمیر مع وفد العقبۃ
دار ابن حزم بیروت لبنان 2009ء)

مقری یعنی استاد اس کے نام سے مشہور ہو گئے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق اوس اور خزرج کے انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ کوئی شخص ہمیں قرآن پڑھانے کے لئے بھیجیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو بھیجا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الاول صفحہ 171 باب ذکر العقبۃ الاولی الاثنی عشر،
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

مدینے میں حضرت مصعبؓ نے حضرت اسعد بن زرارہؓ کے گھر قیام کیا۔ آپؓ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 199، باب ارسال الرسولؐ مصعب بن عمیر مع وفد العقبۃ،
دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت مصعبؓ ایک عرصے تک حضرت اسعد بن زرارہؓ کے گھر قیام پذیر رہے لیکن بعد میں حضرت سعد بن معاذؓ کے گھر منتقل ہو گئے۔

(سیر الصحابہ از شاہ معین الدین احمد ندوی جلد دوم مہاجرین حصہ اول صفحہ 272،
دارالاشاعت اردو بازار کراچی 2004ء)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس مدینہ تشریف لانے والے مصعب بن عمیرؓاور ابن ام مکتومؓ تھے۔ مدینے پہنچ کر ان دونوں صحابہؓ نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کے بعد نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش ہونے والا نہیں دیکھا تھا جتنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوش ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ یہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب سورۃ الاعلیٰ حدیث 4941)

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے بارے میں مزید بیان کرتے ہیں کہ

''دارِ ارقم میں جو اشخاص ایمان لائے وہ بھی سابقین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں۔ اول مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنو عبدالدار میں سے تھے اور بہت شکیل اور حسین تھے اور اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب سمجھے جاتے تھے۔ یہ وہی نوجوان بزرگ ہیں جو ہجرت سے قبل یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے اور جن کے ذریعہ مدینے میں اسلام پھیلا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 129)

پھر ایک سیرت کی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں پہلے شخص تھے جنہوں نے ہجرت سے قبل جمعہ پڑھایا۔ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینے میں نماز جمعہ کے لئے اجازت طلب کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینے میں حضرت سعد بن خیثمہؓ کے گھر پہلا جمعہ پڑھایا۔ اس میں مدینے کے بارہ افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓاسلام میں پہلے شخص تھے جنہوں نے جمعے کی نماز پڑھائی۔ لیکن ایک روایت دوسری بھی ہے جس کے مطابق حضرت ابوامامہ اَسْعَد بن زُرارہؓ تھے جنہوں نے مدینہ میں پہلا جمعہ پڑھایا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 87-88 ''مصعب بن عمیر'' ،
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الاول صفحہ 171 باب ذکر العقبۃ الاولیٰ الاثنی عشر،
دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

بہرحال حضرت مصعبؓ پہلے مبلغ تھے۔ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسعد بن زُرارہ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلّوں میں تبلیغ کی غرض سے جاتے تھے۔ حضرت مصعبؓ کی تبلیغ سے بہت سے صحابہ مسلمان ہوئے جن میں کبارؓ صحابہ مثلاً حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت عَبّاد بن بِشرؓ، حضرت محمد بن مَسْلَمہؓ، حضرت اُسید بن حُضیرؓ وغیرہ شامل تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 200، باب اول جمعۃ اقیمت بالمدینۃ، دار ابن حزم بیروت 2009ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 321، 326، 338 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت مصعبؓ کی تبلیغی مساعی اور کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

''مکّہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نَو مسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھجوا جاوے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے اور ہمارے مشرک بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کرے۔ آپﷺ نے مصعب بن عمیرؓ کو جو قبیلہ عبدالدار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ اسلامی مبلّغ ان دنوں میں قاری یا مُقرِی کہلاتے تھے کیونکہ ان کا کام زیادہ تر قرآن شریف سنانا تھاکیونکہ یہی تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ تھا۔ چنانچہ مصعبؓ بھی یثرب میں مقری کے نام سے مشہور ہو گئے۔ مصعبؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعد بن زُرارہؓ کے مکان پر قیام کیا جو مدینے میں سب سے پہلے مسلمان تھے اور ویسے بھی ایک نہایت مخلص اور بااثر بزرگ تھے اور اسی مکان کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور چونکہ مدینہ میں مسلمانوں کو اجتماع زندگی نصیب تھی اور تھی بھی نسبتاً امن کی زندگی، اس لئے اسعد بن زرارہؓ کی تجویز پر آنحضرتﷺ نے مصعبؓ بن عمیر کو جمعہ کی نماز کی ہدایت فرمائی۔ اس طرح مسلمانوں کی اشتراکی زندگی کا آغاز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ میں گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا اور اوس و خزرج بڑی سرعت کے ساتھ مسلمان ہونے شروع ہو گئے۔ بعض صورتوں میں تو ایک قبیلے کا قبیلہ ایک دن میں ہی سب کا سب مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ بنو عَبدالاَشْہَل کا قبیلہ بھی اسی طرح ایک ہی وقت میں اکٹھا مسلمان ہوا تھا۔ یہ قبیلہ انصار کے مشہور قبیلہ اوس کا ایک ممتاز حصہ تھا اور اس کے رئیس کا نام سعد بن معاذ تھا جو صرف قبیلہ بنو عبدالاشہل کے ہی رئیس اعظم نہ تھے بلکہ تمام قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ جب مدینہ میں اسلام کا چرچا ہوا تو سعد بن معاذ کو یہ برا معلوم ہوا اور انہوں نے اسے روکنا چاہا۔'' اسلام لانے سے پہلے یہ سعد بن معاذؓ بڑے مخالف تھے۔ ''مگر اسعد بن زرارہ سے ان کی بہت قریب کی رشتہ داری تھی یعنی وہ ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے اور

اسعد مسلمان ہو چکے تھے۔اس لئے سعد بن معاذ خود براہ راست دخل دیتے ہوئے رکتے تھے کہ کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو جائے۔لہٰذا انہوں نے اپنے ایک دوسرے رشتہ دار اُسید بن الحضیر سے کہاکہ اَسعد بن زرارہ کی وجہ سے مجھے تو کچھ حجاب ہے۔'' مسلمان ہو گیا ہے اور اس کے ہاں تبلیغ کا ساتھ بھی دے رہا ہے۔ ''مگر تم جاکر مصعبؓ کو روک دو ۔'' بجائے اَسعد بن زرارہؓ کو روکنے کے حضرت مصعبؓ کو روک دو ''کہ ہمارے لوگوں میں یہ بے دینی نہ پھیلائیں اور اسعد سے بھی کہہ دو کہ یہ طریق اچھا نہیں ہے۔ اُسید قبیلہ عبدالاشہل کے ممتاز رؤساء میں سے تھے۔ حتّٰی کہ ان کا والد جنگِ بُعاث میں تمام اوس کا سردار رہ چکا تھا اور سعد بن معاذ کے بعد اسید بن الحضیر کا بھی اپنے قبیلہ پر بہت اثر تھا۔ چنانچہ سعد کے کہنے پر وہ مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ کے پاس گئے اور مصعب سے مخاطب ہو کر غصہ کے لہجے میں کہا۔ تم کیوں ہمارے آدمیوں کو بے دین کرتے پھرتے ہو؟ اس سے باز آجاؤ ورنہ اچھا نہ ہو گا۔ پیشتر اس کے کہ مصعب کچھ جواب دیتے اسعد نے آہستگی سے مصعب سے کہا کہ یہ اپنے قبیلہ کے ایک بااثر رئیس ہیں۔ ان سے بہت نرمی اور محبت سے بات کرنا ۔چنانچہ مصعب نے بڑے ادب اور محبت کے رنگ میں اسید سے کہا کہ آپ ناراض نہ ہوں بلکہ مہربانی فرما کر تھوڑی دیر تشریف رکھیں اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات سن لیں اور اس کے بعد کوئی رائے قائم کریں۔ اُسید اس بات کو معقول سمجھ کر بیٹھ گئے۔ ''سعید فطرت تھے،'' اور مصعب نے انہیں قرآن شریف سنایا اور بڑی محبت کے پیرایہ میں اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اُسید پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں مسلمان ہو گئے اور پھر کہنے لگے کہ میرے پیچھے ایک ایسا شخص ہے کہ جو اگر ایمان لے آیا تو ہمارا سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے گا۔ تم ٹھہرو میں اسے ابھی یہاں بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسید اٹھ کر چلے گئے اور کسی بہانہ سے سعد بن معاذ کو مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ کی طرف بھجوا دیا۔ سعد بن معاذ آئے اور بڑے غضبناک ہو کر اسعد بن زرارہ سے کہنے لگے کہ دیکھو اسعد تم اپنی قرابت داری کا ناجائز فائدہ اٹھارہے ہو اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔'' ابھی میں رشتہ داری کی وجہ سے چپ ہوں لیکن ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ ''اس پر مصعبؓ نے اسی طرح نرمی اور محبت کے ساتھ ان کو ٹھنڈا کیا۔'' جیسے پہلے کو کیا تھا ''اور کہا کہ آپ ذرا تھوڑی دیر تشریف رکھ کر میری بات سن لیں اور پھر اگر اس میں کوئی چیز قابل اعتراض ہو تو (بے شک) ردّ کر دیں۔ سعد نے کہا۔ ہاں یہ مطالبہ تو معقول ہے اور اپنا نیزہ ٹیک کر بیٹھ گئے اور مصعبؓ نے اسی طرح پہلے قرآن شریف کی تلاوت کی اور پھر اپنے دلکش رنگ میں اسلامی اصول کی تشریح کی۔ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ یہ بت بھی رام تھا۔'' یعنی سعد بن معاذؓ جو تھے وہ بھی یہ باتیں سن کے رام ہو گئے۔ ''چنانچہ سعد نے مسنون طریق پر غسل کر کے کلمہ شہادت پڑھ دیا اور پھر اس کے بعد سعد بن معاذ اور اسید بن الحضیر دونوں مل کر اپنے قبیلہ والوں کی طرف گئے اور سعدؓ نے ان سے مخصوص عربی انداز میں پوچھا کہ اے بنی عبدالاشہل! تم مجھے کیسا جانتے ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ آپ ہمارے سردار اور سردار ابن سردار ہیں اور آپ کی بات پر ہمیں کامل اعتماد ہے۔ سعد نے کہا تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں جب تک تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ۔ اس کے بعد سعد نے انہیں اسلام کے اصول سمجھائے اور ابھی اس دن پر شام نہیں آئی تھی کہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا اور سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسیدؓ نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی قوم کے بت نکال کر توڑے۔

سعد بن معاذرضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسید بن الحضیرؓ جو اس دن مسلمان ہوئے دونوں چوٹی کے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اورانصار میں تو، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ''انصار میں تو لاریب ان کا بہت ہی بلند پایہ تھا۔ ''کوئی شک نہیں اس میں، بہت بلند تھے۔''بالخصوص سعد بن معاذؓ کو تو انصارِ مدینہ میں وہ پوزیشن حاصل ہوئی جو مہاجرینِ مکہ میں حضرت ابو بکرؓ کو حاصل تھی۔ یہ نوجوان نہایت درجہ مخلص، نہایت درجہ وفادار اور اسلام اور بانیٔ اسلام کا ایک نہایت جاں نثار عاشق نکلا اور چونکہ وہ اپنے قبیلہ کا رئیسِ اعظم بھی تھا اور نہایت ذہین تھا اسلام میں اسے وہ پوزیشن حاصل ہوئی جو صرف خاص بلکہ اَخصّ صحابہ کو حاصل تھی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ اور لاریب۔ اس کی جوانی کی موت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ سعدؓ کی موت پر تو رحمٰن کا عرش بھی حرکت میں آگیا ہے۔ ایک گہری صداقت پر مبنی تھا۔ غرض اس طرح سرعت کے ساتھ اوس و خزرج میں اسلام پھیلتا گیا۔ یہود خوف بھری آنکھوں کے ساتھ یہ نظارے دیکھتے تھے اور دل ہی دل میں یہ کہتے تھے کہ خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 224تا 227)

حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ سے بہت سے افراد مسلمان ہوئے۔ آپؓ سن تیرہ نبوی میں حج کے موقعے پر مدینے سے ستّر انصار کا وفد لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں، مختلف روایتوں سے لے کر ،حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

''اگلے سال یعنی تیرہ نبوی کے ماہ ذی الحجہ میں حج کے موقعہ پر اوس اور خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ ان میں ستر شخص ایسے شامل تھے جو یا تو مسلمان ہو چکے تھے اور یا اب مسلمان ہونا چاہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مکہ آئے تھے۔ مصعبؓ بن عمیر بھی ان کے ساتھ تھے۔ مصعبؓ کی ماں زندہ تھی اور گو مشرکہ تھی مگر ان سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب اسے ان کے آنے کی خبر ملی تو اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے آکر مل جاؤ پھر کہیں دوسری جگہ جانا۔ مصعبؓ نے جواب دیا کہ میں ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملا۔ آپؐ سے مل کر پھر تمہارے پاس آؤں گا۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپؐ سے مل کر اور ضروری حالات عرض کر کے پھر اپنی ماں کے پاس گئے۔ یہ بات سن کے، یہ دیکھ کر کہ پہلے مجھے ملنے نہیں آئے ،وہ بہت جلی بھنی بیٹھی تھی۔ ان کو دیکھ کر بہت روئی اور بڑا شکوہ کیا۔ مصعبؓ نے کہا ماں! میں تم سے ایک بڑی اچھی بات کہتا ہوں جو تمہارے واسطے بہت ہی مفید ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ مصعبؓ نے آہستہ سے جواب دیا۔ بس یہی کہ بت پرستی ترک کر کے مسلمان ہو جاؤاور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ وہ پکی مشرکہ تھی سنتے ہی شور مچادیا کہ مجھے ستاروں کی قسم ہے میں تمہارے دین میں کبھی داخل نہ ہوں گی اور اپنے رشتہ داروں کو اشارہ کیا کہ مصعبؓ کو پکڑ کر قید کر لیں مگر وہ بھاگ کر نکل گئے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ ایم۔اے صفحہ 227)

حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ذکر میں ابھی مزید ذکر بھی ہے جو جاری رہے گا لیکن کیونکہ آج دو جنازے غائب ہیں جو میں پڑھاؤں گا ۔ان کا ذکر بھی کرنا ہے۔اس لئے یہاں میں حضرت مصعبؓ کا ذکر ختم کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ آئندہ خطبے میں بیان ہو گا۔

جو جنازے پڑھانے ہیں ان میں سے ایک مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ابن مکرم ملک مظفر احمد صاحب ہیں جو 22فروری کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ان کو ایک عرصے سے جگر کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے دس دن طاہر ہارٹ میں زیرِ علاج رہنے کے بعد آپ خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ملک منور احمد جاوید صاحب کے دادا (صوبیدار میجر) حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحبؓ تھے اور ان کے نانا حضرت شیخ عبدالکریم صاحبؓ تھے جن کا تعلق غازی پور ضلع گورداسپور سے تھا اور دادا جو تھے وہ دھرم کوٹ رندھاوا کے تھے۔ دونوں بزرگوں نے یعنی دادا اور نانا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور صحابیت کا شرف پایا۔ ملک منور جاوید صاحب کی شادی 1968ء میں سلمیٰ جاوید صاحبہ سے ہوئی جو صوفی حامد صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحبؓ مبلغ ماریشس صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی نیز حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی ہیں۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے۔ اس طرح ملک منور جاوید صاحب کے دادا اور نانا اوران کی اہلیہ کے دادا اور نانا چاروں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحابی تھے۔

اپنی زندگی وقف کرنے کے بارے میں ذکرکرتے ہوئے ملک صاحب نے ایک موقعے پر کہا کہ وقف کی توجہ مجھے اس طرح پیدا ہوئی کہ جب میں 1982ء کے انصار اللہ کے اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تقریر سن رہا تھا تو حضور نے اپنی تقریر میں وقف کی اہمیت بیان کی اور تقریر کے آخر پہ ایک جملہ جس کا مفہوم یہ تھا کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہارا آخری سانس وقف میں نکلے۔ کہتے ہیں یہ فقرہ جو تھا یہ میرے لئے ایک turning point تھا۔ میں سوچتا رہا کہ کیا میں بھی وقف کر سکوں گا۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور 10اگست 1983ء کو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں وقفِ زندگی کی درخواست کی جس پر حضور رحمہ اللہ نے 18۔اگست 1983ء کو آپ کا وقف منظور فرمایا اور وقف منظور فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ آپ اپنا کام سمیٹ کر بے شک آجائیں۔ اس وقت یہ اپنا کاروبار بھی کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 28۔اگست 1983ء کو آپ کا ابتدائی تقرر کیا جو وکالتِ صنعت و تجارت میں تھا۔ مورخہ یکم اکتوبر 1983ء سے آپ وکالت صنعت و تجارت میں حاضر ہوگئے۔ وقف سے قبل آپ نے ابتدائی سولہ سال سیکرٹیریٹ حکومت پنجاب میں سروس کی۔ اس کے بعد تقریباً دس سال ذاتی کاروبار کرتے رہے۔ نومبر 1983ء میں آپ مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز مقرر ہوئے۔ 84ء میں معاون ناظر ضیافت مقرر ہوئے۔ 20۔اپریل 1987ء سے جولائی 2016ء تک بطور نائب ناظر ضیافت فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔ 1990ء میں جب کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ قائم ہوئی تو کفالت یکصد یتامیٰ کی کمیٹی کے پہلے سیکرٹری مقرر ہوئے اور قریباً بیس سال تک آپ کو اس خدمت کی توفیق ملی ۔ 1968ء سے 1970ء تک مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور قائد ضلع اور علاقہ لاہور رہے اور یہ تقریباً دس سال کا عرصہ خدمت کا بنتا ہے۔ انصار اللہ میں 84ء سے 14ء تک ان کو خدمت کا موقع ملا۔ 84ء سے 14ء اکتیس سال تک انصار اللہ پاکستان میں قائد تحریک جدید، قائد تربیت اور قائداشاعت اور پھر یہ آخری پانچ سال نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان خدمت کی توفیق ملی۔

جب یہ سرکاری نوکری کرتے تھے تو اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک دفعہ ملک صاحب نے کہا کہ سروس کے دوران ہمارے ایک انچارج تھے۔ بڑے متعصّب انسان تھے اور اکثر اپنے مولویوں کو میرے پاس مباحثے کے لیے لاتے تھے۔ اس طرح ایک بار وہ علامہ پروفیسر خالد محمود صاحب کو لائے جو اس وقت کے بڑے جید عالم تھے۔ ان سے مباحثہ شروع ہوا۔ جب ان عالم صاحب سے کوئی بات نہ بن پڑی تو انہوں نے غصہ میں گالیاں دینا شروع کر دیں جو عام مولویوں کا طریقہ

ہے۔ تو کہتے ہیں کہ میرے جو افسر انچارج تھے وہ ڈر گئے کہ کہیں معاملہ خراب ہی نہ ہو جائے ۔ اس پر ان علامہ صاحب نے میرے انچارج کو جن کا نام عبدالرحمٰن تھا، حوصلہ دینے کے لئے کہا کہ ، مولوی صاحب کے الفاظ بڑے ایسے ہیں جو دل سے یہ یقین رکھتے ہیں کہ جماعت کے افراد کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے ۔کہتے ہیں کہ مولانا صاحب نے کہا کہ ، ان لوگوں نے خدا ، رسول اور کتاب یعنی کلام الٰہی پر اتنے ظلم کئے کہ اللہ ان کو ہلاک کر دیتا یعنی کہ اللہ تعالیٰ پر، رسول پر اور قرآن کریم پر احمدیوں نے اتنے ظلم کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دیتا لیکن کیوں ہلاک نہیں کیا؟ مولانا صاحب کہنے لگے یہ ہر بار اس وجہ سے بچ جاتے ہیں۔یہ کیوں بچ جاتے ہیں ؟کیونکہ یہ اپنی نمازوں میں خوب روتے ہیں۔ تو ملک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا ۔علامہ صاحب! یہ بات آپ مجھے لکھ کر دے دیں۔ کہنے لگے کیوں؟ پنجابی میں کہنے لگے کہ ’آج میں لکھ دیواں تے کل تُسی اخبار وچ چھپوا دیو گے۔‘ تو مطلب یہی ہے کہ ان کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ احمدیوں کی گریہ و زاری جو ہے وہ ہر وقت ان کے کام آتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی سنتا ہے۔ اس کے باوجود کہ ہم غلط ہیں پھر بھی یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آنکھیں بھی کھولے اور قوم کو جو انہوں نے غلط رستے پہ ڈالا ہوا ہے، غلط رہنمائی کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ قوم کو ان کے دجل اور فریبوں سے بھی بچائے۔

ہمارے معاون ناظر ضیافت اسامہ اظہر صاحب ہیں ۔کہتے ہیں کہ ملک منور احمد جاوید صاحب اعلیٰ درجے کی انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ راتوں کو اٹھ کر دارالضیافت کا چکر لگاتے۔ کارکنوں سے جائزہ لیتے اور موسم کے مطابق ان کے لئے چائے اور انڈوں وغیرہ کا انتظام کرواتے۔ کارکنان دارالضیافت سے ان کا بہت محبت، شفقت اور ہمدردی کا سلوک تھا۔ ہر کارکن کے گھریلو حالات سے باخبر رہتے اور خاموشی سے ہر ممکن مالی مدد بھی کرتے۔

ان کے داماد ندیم صاحب کہتے ہیں اور بھانجے بھی ہیں کہ ملک صاحب نے ایک دفعہ ان کو کہا ایک پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے ہمیشہ نمازوں کی تحریک کرتے اور خلافت سے محبت اور خدمتِ دین کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ کہتے ہیں انہوں نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ چونکہ میں ریٹائرڈ ہو گیا ہوں اس لئے طوعی چندوں کو نصف کر دیتا ہوں۔ آمد، الاؤنس جو ہے وہ اب کم ہو گیا ہے لہٰذا میں نے اپنے وعدہ جات کی لسٹ بنائی اور سو گیا۔ رات کو کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں عالم کَون کا خدا ہوں۔ سنا ہے کہ تم نے اپنے چندے آدھے کر دیئے ہیں۔ آؤ میں تمہیں اپنی کائنات کی سیر کراؤں۔ لہٰذا اللہ نے مجھے خواب میں اپنے پہاڑ دکھائے، جنگل وادیاں دریا اور باغات دکھائے اور کہا کہ جب سب کا میں مالک ہوں تو تمہیں کس بات کی فکر۔ کہتے ہیں یہاں تک یہ بات میں نے سنی اور میری آنکھ کھل گئی اور میں نے جو چندے آدھے کرنے کا فیصلہ کیا تھا وہ ترک کر دیا اور اپنے چندے باقاعدہ اس طرح ادا کرنے شروع کر دیئے۔

ان کی بیگم بتاتی ہیں کہ وقفِ زندگی سے پہلے جب یہ کاروبار کیا کرتے تھے تو بہت سی رقم جیب میں ڈال کر چادر اوڑھ کر سردیوں کی راتوں کو سڑک پر نکل جایا کرتے تھے اور کہتے تھے اس وقت ضرورت مند ملے گا تو وہ حقیقت میں بہت ضرورت مند ہو گا۔ لہٰذا ایک بار ایک آدمی کھڑا تھا جو بہت پریشان تھا اور اس نے بتایا کہ اس کی والدہ بہت سخت بیمار ہے اور اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ انہوں نے وہ سارے پیسے اس کو دے دیئے اور واپس گھر آ گئے۔

آصف مجید صاحب معاون ناظر ضیافت ہیں، مربی ہیں ۔کہتے ہیں کہ بعض دفعہ رَش زیادہ ہونے کی صورت میں مہمانوں کو رہائش کی مشکلات پیش آتی تھیں اور بعض مہمان تو سرِعام اور دفتر میں آکر بھی بعض دفعہ سخت جملے اور الفاظ کہہ دیتے تھے مگر مرحوم بڑی خندہ پیشانی سے تمام بات سنتے اور بعض دفعہ تو کہتے ہیں میں نے انہیں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ تو مرحوم جن مہمانوں سے معافی مانگ رہے ہوتے ان میں سے بعض ان کے بچوں کی عمر کے بھی ہوتے تھے۔ایک دفعہ میں نے مہمانوں کے جانے کے بعد اظہار کیا کہ ملک صاحب مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے کہ آپ نے اس بچے سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی ہے۔ تو کہنے لگے تمہیں کیوں تکلیف ہوئی ہے؟ ہاتھ تو میں نے جوڑے ہیں تم نے نہیں۔ اور یاد رکھو کہ جس کے یہ مہمان ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ تو مہمانوں کو منانے کے لیے ننگے پاؤں بھاگ کر مہمانوں کو راضی کر کے واپس لائے تھے۔

پھر آصف صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ خاکسار ان کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک دن ایک بزرگ بہت غصے سے میرے دفتر میں داخل ہوئے اور پنجابی میں ملک صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم ملک منور جاوید ہو۔ ’’توں ای ملک منور جاوید ایں‘‘۔ ملک صاحب کہنے لگے کہ میں ہی ملک منور جاوید ہوں۔ تو بزرگ مہمان مخاطب ہوئے اور کہنے لگے پنجابی میں کہ ’’تیرے پیو دا لنگر خانہ اے‘‘۔ تمہارے باپ کا یہ لنگر خانہ ہے؟ ملک صاحب نے جواب دیا کہ نہیں بابا جی۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر خانہ ہے۔ میرے اور آپ کے مشترکہ باپ کا لنگر خانہ ہے۔ یہ جواب سن کے وہ بزرگ مطمئن ہو گئے اور بڑے آرام سے اور محبت سے اپنا معاملہ بیان کیا اور چلے گئے۔

بعض دفعہ مہمان بھی زیادتی کر جاتے ہیں۔ مجھے بھی شکایتیں آتی ہیں کہ جی دارالضیافت میں یہ سلوک ہوا، وہ سلوک ہوا لیکن تحقیق کرو تو پتا لگتا ہے کہ مہمانوں میں بھی صبر نہیں ہے۔ ٹھیک ہے ہمیں، ہمارے شعبے کو ان کی عزت کرنی چاہئے لیکن مہمانوں کو بھی چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور جب بعض دفعہ ایسی صورت حال ہو تو انتظامیہ سے تعاون کرنے کی کوشش کیا کریں۔ بہرحال ملک صاحب نے اپنے وقف کا حق ادا کر دیا۔ اور جب میں ناظر اعلیٰ تھا تو اس وقت میں ناظر ضیافت بھی تھا اور یہ نائب ناظر ضیافت تھے اور میں نے دیکھا ہے کہ جماعتی اموال کی بڑی درد سے فکر رکھتے تھے اور حق بات کہنے سے کبھی نہیں رکتے تھے۔ باوجود اس کے کہ میرے نائب تھے اگر جماعتی مفاد میں ان کے نزدیک کوئی چیز بہتر ہوتی اور میں نے کوئی اور بات کہی ہے تو بغیر جھجک میری رائے کے خلاف مشورہ دیتے اور کہتے کہ یہ اس طرح ہو تو زیادہ بہتر ہے اور یہی خوبی ہے جو ہر واقفِ زندگی میں ہونی چاہئے کہ اپنی رائے کو ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے صحیح طرح پیش کریں۔ خلافت سے وفا کا تعلق تو بہت بلند تھا جس کا اظہار ان کے ہر خط سے ہوتا تھا اور جب بھی ملے، ہر ملاقات سے اس کا اندازہ ہوتا تھا ، وہ مجھے دو دفعہ ملے بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بیوی اور بچوں کو صبر اور حوصلہ بھی عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی ان لوگوں کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ابن شیخ محبوب عالم خالد صاحب کا ہے جو 16فروری 2020ء کو ربوہ میں تقریباً اکیاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کے والد شیخ محبوب عالم خالد صاحب تھے جو پہلے ٹی آئی (TI) کالج میں پروفیسر تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو ناظر بیت المال آمد بنایا۔ بڑالمبا عرصہ یہ ناظربیت المال آمد رہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کاصدر صدر انجمن احمدیہ کا تقرر کیا۔ یہ شمیم خالد صاحب ان کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ ثانی شاہدہ منور شمیم صاحبہ ہیں اور پہلی اہلیہ سے جو وفات پا گئی تھیں ان کا ایک بیٹا ہے۔ خالد انور صاحب جو کینیڈا میں ہیں۔ 1964ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کالج کے پرنسپل تھے اور صدر صدر انجمن احمدیہ بھی تھے اس وقت انہوں نے منور شمیم خالد صاحب کا نکاح مسجد مبارک میں پڑھایا تھا اور اس موقع پہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ بھی فقرہ کہا کہ پروفیسر منور شمیم خالد جو میرے گہرے دوست پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب کے بیٹے ہیں مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہیں۔ خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ان کے والد صاحب کے ساتھ بھی بہت تعلق تھا۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ پاکستان میں ان کا خدمات کا سلسلہ اٹھائیس سال پر محیط ہے۔ جب تک کالج نیشنلائزڈ نہیں ہوئے یہ ٹی آئی کالج میں پروفیسر رہے۔ اس کے نیشنلائزڈ ہونے کے بعد بھی میرا خیال ہے ان کا زیادہ عرصہ ربوہ کے کالج میں ہی گزرا۔

یہ تو میں نے بتا دیا کہ وہ محبوب عالم خالد صاحب کے بیٹے تھے اور ان کے شمیم خالد صاحب کے دادا مولوی فرزند علی صاحب خان صاحب تھے۔ مولوی فرزند علی صاحب جو سابق امام مسجد لندن بھی رہے ہیں اور ناظر بیت المال بھی رہے ہیں۔

منور شمیم خالد صاحب کی دوسری اہلیہ شاہدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہتی ہیں کہ منور شمیم خالد صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ سب سے پہلا وصف خلیفۂ وقت سے والہانہ محبت اور عقیدت اور اطاعت تھی اور خطبات بہت غور سے سنتے تھے اور پھر بڑے بڑے نکات نکالا کرتے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، باجماعت پنجوقتہ نماز کے پابند، بیماری کی وجہ سے جب مسجد جانا ختم ہو گیا تو بہت محسوس کیا کرتے تھے اور اکثر رقت طاری ہوتی تھی کہ میں مسجد نہیں جا سکتا ۔ انہوں نے اپنی بیماری کا عرصہ بھی بڑے صبر اور حوصلے سے اور ہمت سے گزارا ہے۔ کبھی اُف تک نہیں کی۔ نہ کوئی گلہ زبان پر لائے۔ ہمیشہ الحمد للہ زبان پر رہا ۔ خدمتِ دین میں اخلاص و وفا اور محنت ان کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ بڑی خاموشی سے خدمت کرنے والے تھے۔ نہایت شفیق، باوفا اور محبت سے پیش آنے والے وجود تھے۔ کالج میں جب پڑھاتے رہے ہیں تو کچھ عرصہ میں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں اور جب میں امیر مقامی یعنی ناظرِ اعلیٰ تھا تو اس کے بعد انتہائی ادب اور احترام کا سلوک انہوں نے مجھ سے رکھا ۔ کبھی یہ تاثر نہیں دیا کہ تم میرے شاگرد رہے ہو۔ نظام خلافت اور نظام جماعت کی انتہائی درجہ پابندی کرنے والے اور اطاعت کرنے والے تھے اور خلافت کے بعد بھی ان کا جو اظہارِ تعلق تھا وہ غیر معمولی تھا۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ ان کے لواحقین کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان دونوں کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ان شاء اللہ۔ (الفضل انٹرنیشنل 17مارچ 2020ء)

****

بقیہ از صفحہ 1 خلاصہ خطبہ جمعہ

کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اس بات کا اعلان فرماتے ہوئے کہ جس مسیح موعودؑ کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ اپنے وقت پہ ظاہر ہوا آپ فرماتے ہیں ''سو اب اے بھائیو! ضرور تھا کہ میں ایسی باتیں پیش کرتا جن کے سمجھنے میں تمہیں غلطی لگی ہوئی تھی۔ اگر تم پہلے ہی راہ صواب پر ہوتے تو میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ میں کہہ چکا ہوں کہ میں اس امت کی اصلاح کے لئے ابن مریم ہوکر آیا ہوں اور ایسا ہی آیاہوں کہ جیسے حضرت مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ میں اسی وجہ سے تو ان کا مثیل ہوں کہ مجھے وہی اور اسی طرز کا کام سپرد ہوا ہے جیسا کہ انہیں سپرد ہوا تھا۔ مسیح نے ظہور فرما کر یہودیوں کو بہت سی غلطیوں اوربے بنیاد خیالات سے رہائی دی تھی۔ منجملہ اس کے ایک یہ بھی تھا کہ یہودی لوگ ایلیا نبی کے دوبارہ دُنیا میں آنے کی ایسی ہی امید باندھے بیٹھے تھے جیسے آج کل مسلمان مسیح ابن مریم رسول اللہ کے دوبارہ آنے کی امید باندھے بیٹھے ہیں۔ سو مسیح نے یہ کہہ کر کہ ایلیانبی اب آسمان سے نہیں اتر سکتا ،زکریا کابیٹا یحیٰ ایلیا ہے جس نے قبول کرنا ہے کرے اس پرانی غلطی کو دُور کیا اور یہودیوں کی زبان سے اپنے تئیں ملحد اورکتابوں سے پھرا ہوا کہلایا مگر جو سچ تھا وہ ظاہر کر دیا۔ یہی حال اس کے مثیل کا بھی ہوا اور حضرت مسیح کی طرح اس کو بھی ملحد کا خطاب دیا گیا۔ کیا یہ اعلیٰ درجہ کی مماثلت نہیں ہے''اور صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قوم اور مذہب کو اپنی بعثت کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اِس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دُور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کی رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اپنی بعثت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ غیور ہے۔اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کے وقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سے پہلے ایک شخص بھی مرتد ہو جاتا تھا تو ایک شور برپا ہو جاتا تھا۔ اب اسلام کو ایسا پاؤں کے نیچے کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ اسلام جیسے مقدس مطہر مذہب پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں کتابیں آنحضرت ﷺ کو گالیوں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک بڑا پہاڑ بنتاہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب ہی مر گئے ہیں۔ اس وقت اگر خداتعالیٰ بھی خاموش رہے تو پھر کیا حال ہوگا۔ خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے اور ایسا ہے کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔فرمایا کہ دیکھو خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔'' پھر ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جوکدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دُنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہوچکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دُنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اُسی وقت سے دُنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔''

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ ''وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اُسے دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے۔ وہ ہمارے اور اُن کے دلوں کو خوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دُنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوزو گداز رکھتا ہے۔فرمایا کہ یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ دُنیا کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ہماری آخری نصیحت یہی ہے کہ تم اپنی ایمان کی خبر داری کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم تکبر اور لا پروائی دِکھلا کر خدائے ذو الجلال کی نظرمیں سرکش ٹھہرو۔ دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی جو نظر کرنے کا وقت تھا ،سو کوشش کرو کہ تاتمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔ خدا نے آسمان پر سے دیکھا کہ جس کو عزت دی گئی اس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس کو بد کاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی کلام کو جوقرآن کریم ہے بُرے کلموں کے ساتھ یاد کر کے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ سو اس نے اپنے عہد کو یاد کیا۔ وہی عہد جو اس آیت میں ہے کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ سو آج اسی عہد کے پورے ہونے کا دن ہے۔ اس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا ،اُس کا سلسلہ ہے۔ سو اے مسلمانوں کی ذریت! خداتعالیٰ کے کاموں کی بے حرمتی مت کرو۔'' پس آپؑ نے دُنیا کو تنبیہ کی کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے لڑائی مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تو وہ مدد اور نصرت بھی فرماتا ہے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا ہے کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زورآور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔''حضور انور نے فرمایا: پس آج دو سو سے اُوپر ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی سچائی دُنیا پر ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپؑ کے مشن کو پھیلانے میں حصہ دار بنائے اور ہمارے ایمان و ایقان کو مضبوط کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کرونا وائرس بیماری کے بارے میں احتیاطی تدابیر

حضور انور نے وباء کروناوائرس کے بارے میں دُنیا داروں کے تبصرے اور تجزیے پیش کئے اور فرمایا: پس اس وائرس نے دُنیا کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا کی طرف رجوع کریں لیکن حقیقی خدا اور زندہ خدا تو صرف اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی طرف آنے والوں کو راستہ دکھانے کا اعلان فرمایا ہے۔ ایک قدم بڑھانے والوں کو کئی قدم بڑھ کر ہاتھ پکڑنے ، اپنی پناہ میں لینے کا اعلان فرمایا ہے پس ان حالات میں ہمیں جہاں اپنے آپ کو سنوارنے ، اپنی تبلیغ کو مؤثر رنگ میں کرنے کی ضرورت ہےوہاں دُنیا کو اسلام کے بارے میں پہلے سے بڑھ کر متعارف کرانے کی ضرورت ہے اور پھر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ دُنیا کو بتائے کہ اگر اپنی بقاء چاہتے ہو، اپنے بہتر انجام چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو کہ آخری زندگی کا انجام جو ہے وہی اصل انجام ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرو۔

حضور انور نےفرمایا:کرونا کی وباء کے بارے میں پہلے ہی میں ہدایت دے چکا ہوں یاددہانی بھی کروا دوں کیونکہ اب یہ تمام دُنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور یہاں بھی اس کا اثر بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ اب حکومت بھی اس بات پہ مجبور ہو گئی ہے کہ زیادہ سخت اور بڑے اقدامات اٹھائے ۔ جب بیماریاں آتی ہیں ،وبائیں آتی ہیں تو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ اس لئے ہر ایک کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حکومتی ہدایات پر عمل کریں۔ بڑی عمر کے لوگ گھروں سے کم نکلیں اور یہی حکومت کا اعلان بھی ہے ۔مسجد میں آنے میں بھی احتیاط کریں ۔ جمعہ بھی اپنے علاقے کی مسجد میں پڑھیں ۔اپنے جسم کی قوت مدافعت بڑھانے کے لئے اپنے آرام پہ بھی توجہ دینی چاہئے۔ اس کے لئے اپنی نیند کو پورا کرنا چاہئے، خود بھی اور بچے بھی ۔ایک بڑے آدمی کے لئے چھ سات گھنٹے کی نیند ہے بچے کے لئے آٹھ نو گھنٹے یا دس گھنٹے کی نیند ہے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے ۔ پھر بازاری چیزیں کھانے سے بھی پرہیز کریں۔ ان سے بھی بیماریاں پھیلتی ہیں خاص طور پر یہ جو چپس وغیرہ کے پیکٹ ہیں یہ بچوں کو کھانے کے لئے لوگ دے دیتے ہیں ، یہ خطرناک ہیں صحت کے لئے ان سے پرہیز کرنا چاہئے یہ بھی انسانی جسم کو کمزور کرتے جاتے ہیں آہستہ آہستہ۔

پھر یہ بھی ڈاکٹر آجکل کہتے ہیں کہ پانی بار بار آج کل پینا چاہئے ۔ ہاتھوں کو صاف رکھنا چاہئے ،اگر سینیٹائزر نہیں بھی ملتے تو ہاتھ دھوتے رہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کم از کم پانچ دفعہ وضو کرنے والے جو ہیں ان کو صفائی کا موقع مل جاتا ہے اس طرف توجہ کریں۔ چھینک کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں مسجدوں میں بھی اور عام طور پر بھی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے بھی رومال ناک پر رکھ کے یا بازو اپنا سامنے رکھ کے اس پہ چھینکیں تا کہ ادھر ادھر چھینٹے نہ اڑیں۔ بہرحال صفائی بہت ضروری ہے اور اس کا خیال رکھنا چاہئے لیکن آخری حربہ دُعا ہے اور یہ دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے شر سے بچائے۔ ان تمام احمدیوں کے لئے بھی خاص طور پر دُعا کریں جو اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں کسی وجہ سے یا ڈاکٹروں کو شک ہے کہ ان کو بھی یہ وائرس ہے یا کسی بھی اور بیماری میں مبتلا ہیں سب کے لئے دُعا کریں۔عمومی طور پر ہر ایک کے لئے دُعا کریں اللہ تعالیٰ دُنیا کو اس وباءکے اثرات سے بچا کے رکھے جو بیمار ہیں انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر احمدی کو شفاعطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ایمان اور ایقان میں بھی مضبوطی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

******

فرمانِ رسول ﷺ

مشکل وقت میں آخری سورتوں کا پڑھنا

حضرت معاذ بن عبد اللہؓ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شدید اندھیری رات میں بارش تھی تو ہم رسول کریم ﷺ کے پاس گئے تاکہ آپؐ دعا کریں۔جب ہم ان کے پاس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا :پڑھو! میں چپ رہا۔آپؐ نے پھر فرمایا: پڑھو! تو میں چپ رہا! پھر آپؐ نے فرمایا :پڑھو! تو میں نے عرض کیا کہ کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا : قُلۡ ھُوَاللّٰہُ أَحَدٌ اور معوّذتین (سورۃ فلق اور ناس) ہر شام اور ہر صبح کو تین تین بار پڑھ لیا کرو۔یہ ہر چیز کے مقابل تمہارے لئے کافی ہو جائے گی۔

(سنن الترمذي، کتاب الدعوات عن رسول اللہؐ)

دربارِ خلافت

لغویات سے اجتناب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ہر قسم کا جھوٹ غلط اور گناہ کی باتیں تاش کھیلنا، اس قسم کی اور کھیلیں۔ آج کل دکانوں پر مشینیں پڑی ہوتی ہیں چھوٹے بچوں کو جوئے کی عادت ڈالنے کے لئے، رقم ڈالنے کے بعد بعض نمبروں کی گیمیں ہوتی ہیں کہ یہ ملاؤ، اتنے پیسے ڈالو تو اتنے پیسے نکل آئیں گے تو اس طرح جیتنے سے اتنی بڑی رقم حاصل ہو جائے گی، یہ سب لغو چیزیں ہیں۔ اسی طرح بیٹھ کر مجلسیں جمانا، گپیں ہانکنا، پھر دوسروں پر بیٹھ کے اعتراض وغیرہ کرنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جو لغویات میں شامل ہیں... بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بلاوجہ دوسروں کو مشورے دینے لگ جاتے ہیں۔ کسی نے کوئی مشورہ نہ بھی پوچھا ہو تو عادتاً مشورہ دیتے ہیں یا بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو کسی کی دلشکنی کا یا اس کے لئے مایوسی کا باعث بن جاتی ہے۔ مثلاً کسی نے کار خریدی، کہہ دیا یہ کار تو اچھی نہیں فلاں زیادہ اچھی ہے۔ وہ بیچارہ پیسے خرچ کرکے ایک چیز لے آتا ہے اس پہ اعتراض کر دیا یا پھر اور اسی طرح کی چیز لی اس پہ اعتراض کر دیا۔ اس کی وجہ سے پھر دوسرا فریق جس پہ اعتراض ہو رہا ہوتا ہے وہ پھر بعض دفعہ مایوسی میں چِڑ بھی جاتا ہے اور پھر تعلقات پہ بھی اثر پڑتا ہے۔ تو بلاضرورت کی جو باتیں ہیں وہ بھی لغویات میں شمار ہوتی ہیں۔ ۔ بعض دفعہ دو آدمی باتیں کر رہے ہیں تیسرا بلاوجہ ان میں دخل اندازی شروع کر دے، یہ بھی غلط چیز ہے لغویات میں اس کا شمار ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 20۔اگست 2004ء)

اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کے لئے درخواست دعا

دنیا بھر کے مختلف ممالک میں بعض احمدی محض رَبُّنَااللّٰہُ کہنے کی وجہ سے جیل میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کررہے ہیں۔

قارئین روزنامہ الفضل آن لائن لندن سے ان کی جلد رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کیا کہتا ہے ’کورونا‘ محسوس کیا لوگو

کیا کہتا ہے ’کورونا‘ محسوس کیا لوگو
اللہ سے غفلت پر ملتی ہے سزا لوگو

کس جُرم پہ حشر اُٹھا ہر سمت مصائب ہیں
غصّے میں بھرا ہے وہ کچھ غور کیا لوگو

طوفانِ حوادث ہیں منہ پھاڑے ہوئے ہر جا
وہ رحم کا عادی ہے کیا اُس کو ہوا لوگو

اُلٹاتا ہے کیوں مولا بستی ہوئی بستی کو
پکڑی نہیں کیوں عبرت کیا تم کو ہوا لوگو

وہ کون سی لعنت ہے جس کو نہیں اپنایا
بے راہ روی پر وہ ہوتا ہے خفا لوگو

قرآن میں جو باعث لکھے ہیں عذابوں کے
سب آج ہوئے یکجا کیا ہم کو ہوا لوگو

اک قوم تباہ کر کے لے آتا ہے وہ دُوجی
سوچو تو کسی نے تھا اِنذار کیا لوگو

پہلے وہ جگاتا ہے سو بار جگاتا ہے
پھر بھی نہ اگر جاگیں دیتا ہے سُلا لوگو

ہر سمت فحاشی کا ، عریانی کا سونامی
لا دینی کا سونامی ہے در پہ کھڑا لوگو

اب کشتی مسیحا کی طوفاں سے بچائے گی
جب فیصلہ آ جائے پھر کون بچا لوگو

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

کورونا سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا

دنیا بھر میں کورونا جیسی موذی اور متعدی بیماری سے پوری انسانیت کے محفوظ رہنے کے لئے قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن سے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے تمام انسانوں کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے اور اس کے شر ونقصان سے بچائے رکھے۔آمین

مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ 14 تا 20 مارچ 2020ء

سعید الدین احمد۔ لندن

قارئین روزنامہ الفضل آن لائن لندن کی خدمت میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گزشتہ ہفتے کی مصروفیات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں واقع عثمان چاؤ بلاک میں ٹی آئی کالج اولڈ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن باسکٹ بال ٹیم جرمنی/یوکے کی گروپ فوٹو میں شرکت فرمائی۔

دوران ہفتہ ایک دن نماز عصر کے بعد حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 5 نکاحوں کا اعلان بھی فرمایا اور ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا بھی کروائی۔

1. عزیزہ خولہ طاہر (واقفۂ نو) بنت مکرم طاہر احمد (جرمنی) ہمراہ عزیزم فرخ رحمان طاہر (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم محمد حاذق رفیق طاہر (اسیر راہ مولیٰ۔ ساہیوال)
2. عزیزہ مریم صدیقہ (واقفۂ نو) بنت مکرم شبیر احمد چیمہ (مانچسٹر) ہمراہ عزیزم رضی اللہ نعمان قدرت (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم قدرت اللہ نعمان
3. عزیزہ تمثیلہ کریم (واقفۂ نو) بنت مکرم عبد الکریم (لندن) ہمراہ عزیزم قاصد احمد راجہ (واقفِ نو) ابن مکرم مبارک احمد راجہ (لندن)
4. عزیزہ شمائلہ وحید بنت مکر م عبد الوحید (لندن) ہمراہ عزیزم وددو ناصر ابن مکرم مسعود احمد ناصر (لندن)
5. عزیزہ ماہین مشہود بنت مکرم ملک مشہود احمد خان (لندن) ہمراہ عزیزم محمد فرحان سلیم ابن مکرم ملک محمد سلیم لطیف (لندن)

دوران ہفتہ ایک دن حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر کے بعد اسلام آباد میں ہونے والے تعمیراتی کاموں کا تفصیلاً معائنہ و جائزہ فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

دوران ہفتہ دو مختلف ایام میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر مندرجہ ذیل نماز ہائے جنازہ حاضر پڑھائیں اور پسماندگان سے ملاقات کر کے تعزیت فرمائی۔

1. مکرم ندیم اختر اقبال (لیڈز۔ یوکے)
2. مکرم شیخ لطیف احمد (نارتھ ہیمپٹن۔ یوکے)

دوران ہفتہ نماز جنازہ حاضر کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے 17 مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائیں۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ارشاد فرمایا جو کہ MTA کے مواصلاتی نظام کے تحت پوری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس دن حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو یہ تلقین بھی فرمائی کہ یوم مسیح موعود کی مناسبت سے آجکل MTA پر نشر ہونے والے پروگرام خود بھی دیکھیں اور بچوں کو بھی دکھائیں۔ خطبہ جمعہ کے اختتام پر حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے اِس وقت دنیا بھر میں پھیلی وبا ''کرونا وائرس'' کے بارے چند احتیاطی تدابیر بھی بتائیں اور اِس حوالے سے دُعاؤں کی طرف توجہ دینے کے لئے بھی تلقین فرمائی۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے 5 روز دفتری ملاقاتیں فرمائیں جن کی تعداد 20 تھی۔ دفتری ملاقاتوں میں متعدد افسران صیغہ، مبلغین، مربیان سلسلہ، واقفین زندگی و دیگر احباب نے حضور انور سے قیمتی ہدایات وصول کیں۔

دوران ہفتہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے 6 روز ذاتی ملاقاتیں بھی فرمائیں جن کی تعداد 113 رہی۔ ذاتی ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے احباب کا تعلق مندرجہ ذیل ممالک سے تھا۔

فرانس، جرمنی، یوکے، عرب ملک، کینیڈا، پاکستان، امریکہ، ناروے

****

بقیہ از صفحہ 2 اداریہ

• فرمایا: اس میں بڑی بات جو سچّی توحید سکھاتی ''یعنی اللہ جلّشانہٗ'' کو ہی ضارّ اور نافع یقین دلاتی ہے۔ یہ ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شے تیری خادم ہے یعنی کوئی موذی اور مضر شے تیرے ارادے اور اِذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کرسکتی۔''

(الحکم جلد 6 نمبر 44 مؤرخہ 10 دسمبر 1902ء)

27 جنوری 1905ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے دائیں رخسار مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضورؑ نے دعا فرمائی تو ذیل فقرات الہام ہوئے۔ دَم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہوگئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ۔ یَاحَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ۔ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ۔

(البدر جلد 4 نمبر 4 مؤرخہ یکم فروری 1905ء۔ الحکم جلد 9 نمبر 4 مؤرخہ 31 جنوری 1905ء صفحہ 8)

پس آج بھی ہم اپنے رب عزوجل سے پُر امید ہیں کہ وہ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کشتی میں بیٹھنے والوں کی حفاظت کے جہاں سامان پیدا فرمائے گا وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہوا اللہ تعالیٰ کاوعدہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار ایک نئی آب و تاب کے ساتھ عالمگیر جماعت احمدیہ کے حق میں ضرور پورا فرمائے گا۔

لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمناؤں کے مطابق اوراس کے موعود خلیفہ حضرت مرزابشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خواہشات کے مطابق اپنی اور اپنے اولادوں کی اصلاح کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

'' سو اگر تم اپنی اِصلاح کر لو تو چونکہ دُنیا کو بچانے کی ذمہ داری تم پر ہے ۔ اس لئے اگر عالمگیر تباہی دُنیا پر آ بھی گئی تو خدا تم کو ضرور بچائے گا اور تمہارے لئے کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دے گا ۔ اس لئے نہیں کہ تم اُس کے بندے ہو اور وہ (یعنی دوسرے لوگ) اُس کے بندے نہیں ۔ بلکہ اس لئے کہ اگر عالمگیر عذاب میں تم بھی مبتلا ہو گئے تو دُنیا کو کون بچائے گا؟ دُنیا کا سہارا اس وقت تم ہو ۔ اس لئے وہ تمہارے نکالنے کے لئے کوئی راہ ضرور پیدا کر دے گا ۔ کیونکہ تمہارے بغیر دُنیا کی اِصلاح اور اس کی نجات کا اور کوئی ذریعہ نہیں ۔ لیکن اگر تم نے اپنے اندر تغیّر پیدا نہ کیا اور عالمگیر مصیبت آ گئی تو خدا کہے گا اِن لوگوں کو بھی مَرنے دو کیونکہ یہ ویسے ہی ہیں جیسے اور لوگ ۔ پس اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرو اور اپنے اندر ایسا تغیّر رُونما کرو کہ خدا کی ذات اس بات کا اقرار کرے کہ یہ قوم دوسری قوموں سے بالکل الگ ہے ۔ اس کی قربانی اور اس کی اطاعت اور اس کی محبت ، دوسری قوموں کی قربانی اور اطاعت میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔''

(خطبات محمود جلد 29 صفحہ 148)

حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعے سے کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اس گھر کے رہنے والوں کو طاعون سے بچائے گا جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ ۔ دوسرا وعدہ اُس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ (ترجمہ) جن لوگوں نے مان لیا ہے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا۔ ایسے لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائیں گے جو پوری طرح سے ہماری ہدایتوں پر عمل کریں اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیوں کی میل کو دور کر دیں گے۔ اور اپنے نفس کی بدی کی طرف نہ جھکیں گے۔ بہت سے لوگ بیعت کر کے جاتے ہیں مگر اپنے اعمال درست نہیں کرتے۔ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے؟ خدا تعالیٰ تو دلوں کے حالات سے واقف ہے۔''

(بدر۔ جلد 6 نمبر 14۔ مؤرخہ 4۔ اپریل 1907ء)

****

سید شمشاد احمد ناصر۔امریکہ

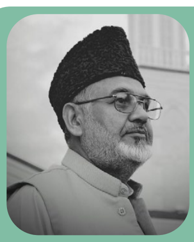

ہر گھر میں بیت الدعاء بن جانا چاہئے

نماز کا قیام، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن کریم، درود شریف اور کثرت سے استغفار

اس وقت دنیا کے حالات کچھ ایسے خطرناک ہیں کہ ہر انسان واحد ہی نہیں بلکہ ”کرونا وائرس“ سے بڑی بڑی حکومتیں بھی پریشان ہیں جہاں تک ظاہری تدابیر کا تعلق ہے وہ ہر شخص کو اختیار کرنی چاہئیں اور جو جو اقدامات حکومتیں کررہی ہیں ان کے ساتھ مکمل تعاون ہونا چاہئے۔ لیکن ایک بات جس کی طرف توجہ کم ہے اور جس کی طرف بار بار توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ ہر شخص کو خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی مضبوط تعلق قائم کرنا چاہئے اور یہ کئی طریقے سے ممکن ہو سکتا ہے ۔ اول خداتعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے اور دوم مخلوق خدا کی ہمدردی سے۔

خدا تعالیٰ کے احکامات میں سے اول نماز کا قیام ہے ۔ اور قیامت کے دن بھی نماز کا ہی حساب سب سے پہلے ہوگا۔ اس کی تیاری ہر شخص کو کرنی چاہئے پھر دعائیں ہیں، ذکرالٰہی ہے، تلاوت قرآن ہے، آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود شریف بھیجنا ہے ، استغفار کرنا ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ پڑھنا، یاحفیظ یا عزیز یا رفیق پڑھنا، رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ پڑھنااور خداتعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہنا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

ہم سب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں کوئی امر بھی خدا کے حکم کے بغیر ظہور پذیر نہیں ہوتا ۔ خدا کے حکم بغیر تو پتہ بھی درخت سے نیچے نہیں گرتا ۔

یہ بلائیں، یہ آفات سب کچھ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہیں۔ غور فرمائیں کہ حکومتیں کس قدر مضبوط ہونے کے باوجود، کس قدر مضبوط طاقت رکھنے کے باوجود حتی کہ دنیا کی سپرپاورز، ایٹم بم ہونے کے باوجود بھی اس کرونا وائرس کے آگے بے بس ہو چکی ہیں ۔ دنیا کے کتنے ممالک اس کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔ کس قدر ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ اور اس کی روک تھام کے لئے ایڑی تک کا زور لگا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور دنیا کو ہلاکت سے بچائے تاکہ لوگوں کا رجوع الی اللہ ہو ۔

آج کل جب کہ بہت سے ممالک میں لوگ اس کرونا وائرس کی وجہ سے گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور انہیں اپنے دن گزارنے کے لئے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کیا جائے ۔ ایک دو باتیں لکھنی چاہتا ہوں۔ بعض لوگ تو اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ گھروں میں بے کار ہیں۔ کچھ لوگ اور خصوصاً بچے گھروں میں زیادہ وقت T.V پر یا گیمز پر گزارتے ہیں۔ انہیں اس سے اچھا دل بہلاوا نہیں مل رہا۔ مگر یہ سب چیزیں اس وقت لغو کے طور پر ہیں۔ہاں ضروری پروگرامز دیکھے جائیں۔ ہم ٹیلی ویژن احمدیہ سے استفادہ کریں، قرآن شریف پڑھیں بھی اور ایم ٹی اے پر سنیں بھی۔ بچوں کو قرآن کریم کی سورتیں یاد کرائیں، دعائیں یاد کروائیں، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کریں ، خدام الاحمدیہ کو بھی ان باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ، جماعت کا بہت سا لٹریچر انگلش میں موجود ہے،حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا انگریزی ترجمہ موجود ہے ان سب کا مطالعہ کریں۔ اس کے علاوہ ایک اور اہم بات جس کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے توجہ دلائی ہے وہ لکھتا ہوں ۔

حضرت یعقوب علیؓ عرفانی اپنی کتاب ”سیرت مسیح موعودؑ“ میں لکھتے ہیں ”حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے متعلق ایک خصوصیت یہ تھی کہ آپ خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں۔ دعا کے لئے ایک مخصوص جگہ بنا لیا کرتے تھے اور وہ بیت الدعاء کہلاتا تھا میں جہاں جہاں حضرت صاحب کے ساتھ گیا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے دعا کے لئے ایک جگہ ضرور مخصوص فرمائی اور اپنے روزانہ پروگرام میں یہ بات ہمیشہ داخل رکھی ہے کہ ایک وقت دعا کے لئے الگ کر لیا ۔

قادیان میں ابتداً تو آپ اپنے اس چوبارہ میں ہی دعاؤں میں مصروف رہتے تھے جو آپ کے قیام کے لئے مخصوص تھا پھر بیت الذکر اس مقصد کے لئے مخصوص ہوگیا۔ جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ازلی نے بیت الذکر بھی عام عبادت گاہ بنا دیا اور تخلیہ میسر نہ رہا تو آپ نے گھر میں ایک بیت الدعاء بنایا جواب تک موجود ہے ۔ جب زلزلہ آیا اور حضور کچھ عرصہ کے لئے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی ایک چبوترہ اس غرض کے لئے تعمیر کرالیا ۔ گورداسپور مقدمات کے سلسلہ میں آپ کو کچھ عرصہ کے لئے رہنا پڑا تووہاں بھی بیت الدعاء کا اہتمام تھا۔غرض حضرت کی زندگی کا یہ دستور العمل بہت نمایاں ہے آپ دعا کے لئے ایک الگ جگہ رکھتے تھے بلکہ آخر حصہ عمر میں تو آپ بعض اوقات فرماتے کہ بہت کچھ لکھا گیا اور ہر طرح اتمام حجت کیا اب جی چاہتا ہے کہ

”میں صرف دعا کیا کروں“

دعاؤں کے ساتھ آپ کو ایک خاص مناسبت تھی بلکہ دعائیں ہی آپ کی زندگی تھی چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے آپ کی روح دعا کی طرف متوجہ رہتی تھی۔ ہر مشکل کی کلید آپ دعا کو یقین کرتے تھے اورجماعت میں یہی جذبہ اور روح آپ پیدا کرنا چاہتے تھے کہ دعاؤں کی عادت ڈالیں“

حضرت یعقوب علیؓ عرفانی صاحب مزید فرماتے ہیں۔

1903ء کا واقعہ ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے ہم نے سوچا ہے کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے ستر 70سال کے قریب عمر کے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت معلوم نہیں خدا جانے کس وقت آجائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوتی ہے ، رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے۔لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعاء کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرّہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا “

پس کسی بھی قسم کی فتح کے لئے دعا کا ہتھیار ہے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو دیا ہے ۔ جماعت کا ہر فرد ، ہر بچہ ، ہر بڑا ، ہر نوجوان ، ہر خاتون، بچی ،بوڑھا ، مردوزن دعاؤں میں لگ جائے اور گھروں میں بیت الدعاء بنا کر اس میں رو رو کر خدا کے حضور سجدوں میں دعا کی جائے کہ وہ اس آفت کو دنیا سے ٹلائے ۔ اللہ تعالیٰ کا بھی قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

کہ معاملات میں خدا تعالیٰ سے صبر اور دعا کے ساتھ مدد چاہو اور یہ مسلسل ہو ۔ صبر اور دعا کی طاقت بھی خدا تعالیٰ سے ہی آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۔ کہ اگر خدا تعالیٰ سے خیر کثیر چاہتے ہو۔ تو پھر نمازیں اور دعائیں پڑھو اور قربانی کرو قربانی بھی بہت زیادہ ، معمولی قربانیوں سے یہ گول یہ مقصد حاصل ہونے والا نہیں۔

ع” حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے“ والا مضمون ہے۔

ان بیماریوں کا اصل نسخہ اور علاج دوسری تدابیر کے علاوہ نماز اور دعا رجوع الی اللہ اور توبہ ہے ۔ جہاں ظاہری صفائی کا اس وقت خیال رکھے ہوئے ہیں۔ وہاں باطنی صفائی کا ظاہری صفائی کی نسبت زیادہ خیال رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ اشف مرضانا شفاء کاملا عاجلا لا یغادر سقما برحمتک یا ارحم الرحمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 مارچ 2020ء کے خطبہ جمعہ میں خاص طور پر یاد دہانی کے لئے یہ فرمایا ہے کہ جب بیماریاں اور وبائیں آتیں ہیں تو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتیں ہیں۔ ہر ایک کو احتیاط کرنی چاہئے بڑی عمر کے لوگ ،بیمار لوگ گھر سے کم نکلیں مسجد آنے میں بھی احتیاط کریں جمعہ بھی اپنے علاقوں کی مسجدوں میں پڑھیں عورتیں مساجد میں آنے سے پرہیز کریں ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ جسم میں قوت مدافعت کے لئے آرام زیادہ کریں نیند پوری کرنی چاہئے ۔

یہ نہیں کہ ساری ساری رات آپ بیٹھے رہیں اور فجر کی نماز پر نہ اٹھیں اور رات کو جلدی سوئیں اور جلدی اٹھیں بازاری چیزیں جیسے چپس وغیرہ کھانے سے پرہیز کریں پانی بار بار پیئیں ،ہاتھوں کی صفائی کریں بار بار دھوئیں چھینک آنے پر رومال رکھیں صفائی بہت ضروری ہے ۔ لیکن آخری حربہ دعا ہے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کواس کے شر سے بچائے عمومی طور پر سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس وباء کے اثرات سے بچائے رکھے اور ایمان و ایقان میں سب کو بڑھائے آمین ۔

****

کرونا وائرس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات

ازخطبہ جمعہ 6 اور 13مارچ2020ء

آج کل جو وبا پھیلی ہوئی ہے کرونا وائرس کی اس کے بارے میں ..احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ حکومتوں اور محکموں کی طرف سے حکومتوں کے اعلان ہورہے ہیں ان احتیاطی تدابیر پر ہم سب کو عمل کرنا چاہئے بعض ہومیوپیتھی دوائیاں بہت شروع میں، میں نے ہومیوپیتھ سے مشورہ کر کے بتائی تھیں جو حفظ ماتقدم کے طور پر بھی ہیں اور بعض علاج کے طور پر بھی ہیں۔ ان کو استعمال کرنا چاہئے ایک ممکنہ علاج ہے ،یہ نہیں ہم کہہ سکتے کہ یہ سو فیصد علاج ہے (یا)ہومیوپیتھک کو پتہ ہے اس وائرس کا۔یہ ایسا وائرس ہے جس کا کوئی علم نہیں لیکن اس کے قریب ترین جو ممکنہ علاج ہو سکتا تھا اس قسم کی بیماری کا اس کے مطابق ہومیوپیتھ دوائیاں تجویز کی گئیں ۔اللہ تعالیٰ ان میں شفا بھی رکھے اس لئے استعمال کرنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی احتیاطی تدابیر بھی ضروری ہیں جیسا کہ اعلان ہو رہے ہیں۔ اس بارہ میں یہ بھی ضروری ہے کہ مجمع سے بچیں ۔مسجد میں آنے والوں کو یہ بھی احتیاط کرنی چاہئے اگر ہلکا سا بھی بخار ہے، جسم ٹوٹ رہا ہے ،یاچھینکیں نزلہ وغیرہ ہے تو مسجد میں نہیں آنا چاہئے پھر ۔مسجد کے بھی حقوق ہیں کچھ اوریہ مسجد کا حق ہے کہ وہاں کوئی ایسا شخص نہ آئے جس سے دوسرے متاثر ہو سکتے ہوں۔ کسی بھی لگنے والی بیماری کا مریض جو ہے اس کو مسجد میں آنے سے بہت احتیاط کرنی چاہئے ۔(...لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اس بہانے سے مسجد میں آنا چھوڑ دیں اپنی ظاہری حالت کو دیکھ کر اپنے دل سے فتویٰ لینا چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جانتا ہے ...) پھر آج کل خاص طور پہ چھینک لیتے وقت بھی ویسے عمومی طور پر بھی ہر ایک کو یہ چاہئے کہ چھینک لیتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھے یا رومال رکھنا چاہئے منہ پر ، بعض نمازی بھی یہ شکایت کرتے ہیں کہ بعض لوگ چھینکتے ہیں ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے اور منہ کے سامنے نہ ہاتھ رکھتے ہیں نہ رومال رکھتے ہیں اور پھر اتنی زورسے چھینک ہوتی ہے کہ اس کے چھینٹے ہم پر پڑ جاتے ہیں ۔تو یہ نمازیوں کا جو ساتھ کے نمازی ہیں ان کا بھی حق ہے اس لئے ہر ایک کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور آجکل جیسا کہ میں نے کہا خاص طور پر اس کی احتیاط کی ضرورت ہے ۔آجکل جو ڈاکٹر احتیاط بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں ،ہاتھ اگر گندے ہیں تو چہرے پر ہاتھ نہ لگائیں اور ہاتھوں پرسینیٹائزر (Sanitizer) لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں، لیکن مسلمانوں کے لئے ہمارے لئے اگر پانچ وقت کا نمازی ہے کوئی اور پانچ وقت باقاعدہ وضو بھی کر رہا ہے ناک میں پانی بھی چڑھا رہے ہیں اس سے ناک صاف ہو رہا ہے اور صحیح طرح وضو کیا جا رہا ہے تو اس صفائی کا ایک ایسا اعلیٰ معیار ہے جوسینیٹائیزر (Sanitizer)کی کمی کو پورا کردیتا ہے۔آج کل کیونکہ مارکیٹ سے سینیٹائیزر(Sanitizer)سنا ہےغائب ہو چکے ہوئے ہیں لوگوں نے panic میں سب کچھ خرید لیا ہے دکانوں کے shelf بھی خالی ہیں اور خاص طور پر ایسی چیزیں جو اس کام کے لئے استعمال ہوسکتی ہیں ۔بہرحال جو وضو ہے اور صحیح طرح اگروضو کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی اور وضو جو کرے گا انسان پھرنماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے پس تو پھر آج کل تو خاص طور پر دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے اس لئے اس طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہئے ...پھر یہ ہے کہ مصافحوں سے آج کل کہا جا رہا ہے پرہیز کرو یہ بھی بڑا ضروری ہے کوئی پتہ نہیں کس کے ہاتھ کس قسم کے ہیں تو اس لحاظ سے گو مصافحوں سے تعلق بڑھتا ہے محبت بڑھتی ہے لیکن آج کل اس بیماری کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہوتا ہے ...اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وبا نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے لیکن اگر یہ بیماری اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہورہی ہے اور اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کی وبائیں،امراض،زلزلے،طوفان حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بد اثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیاداری میں زیادہ پڑنے کے اور خدا تعالیٰ کو بھولنے کے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے ہوں۔آمین۔

(خطبہ جمعہ 6مارچ2020ء)

اب جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ جو وباء آج کل پھیلی ہوئی ہے یہ وائرس کی کرونا کی اس کے لئے احتیاطی تدابیر کرتے رہیں اور مسجدوں میں بھی جب آئیں تو احتیاط کر کے آئیں بخار وغیرہ ہلکا سا ہو تکلیف ہو جسم کی تو لوگوں ایسی جگہوں پے نہ جائیں جہاں پبلک جگہیں ہیں اور خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں اللہ تعالیٰ دنیا کو آفات سے بچائے۔

(خطبہ جمعہ 13مارچ2020ء)

****

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرم اقبال حیدر یوسفی بکٹ سنتوسا ملائیشیا سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کا الفضل سے 65 سالہ تعلق ہے میں تیسری جماعت کا طالب علم تھا ہمارے گھر میں الفضل آتی تھی میری والدہ مجھے کہتیں بیٹا میں کھانا پکا رہی ہوں تم مجھے الفضل پڑھ کر سناؤ تو اس طرح خاکسار کو الفضل پڑھنے کی عادت ہوگئی۔

خاکسار نے الفضل کے لئے پہلا مضمون اپنی خوشدامن کی وفات پر 1984ء میں لکھا۔ دوسرا تمباکو نوشی کے بارے میں لکھا پھر 4یا 5 مضامین اور مختلف مواقع پر لکھے خاکسار کی علمی قابلیت تو ایسی نہ تھی کہ اتنے اعلیٰ بین الاقوامی معیار کے اخبار میں کچھ لکھتا یہ محض ایڈیٹر صاحب کی نوازش تھی۔

****

اطلاعات | اعلانات

ولادت

مکرم محمد کولمبس خان اطلاع دیتے ہیں:اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15 مارچ 2020ءکو عزیزہ حنا محمود (مہدی آباد۔ جرمنی) اور مکرم نعیم احمد کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام نادیہ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم آصف اسمٰعیل محمود ولد مکرم سردار احمد خادم واقفِ زندگی کی نواسی اور مکرم مبارک احمد عابد آف لنڈن کی پوتی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

خدا سے ڈرونا

نہ نفرت کسی سے محبت کرونا
خدا کے لئے بس خدا سے ڈرونا
زمانہ ہے اب دور اپنے خدا سے
خدارا سنبھل جاؤ طاعت کرونا
گناہوں کے ڈیرے زمانے میں ہر جاء
ذرا آنکھ کھولو خدا سے ڈرونا
صدی چودہویں اب دوبارہ نہ آئی
ذرا دھیان اپنا بھی اس پر کرونا
قرآں بتاتا ہے سب کھول کے خود
ذرا غور سے اس کو تم بھی پڑھونا
لحافوں میں اس کو کیوں رکھا ہے تم نے
خدا خود بتاتا تدبر کرونا
زمانہ ہے پیارے مہدی مسیح کا
خدا سے یہ پوچھو نا نفرت کرونا
خدا خود بتائے گا الہام کر کے
ذرا پاک اپنی یہ نیت کرونا
ابھی بھی وہ ہے بولتا اس زمیں پر
خدا خود بتاتا ہے تم بھی سنونا
مسیح ہو کے آیا نبی اس زمیں پر
ہے واضح بیاں خود ہی قرآں پڑھونا
زمانہ خلافت کا ہے آگیا اب
ذرا اس کی چھاؤں میں بیٹھو ذرا نا
جو جھنڈے کے سایہ میں آیا تو دیکھو
امن ہی امن پا گیا وہ ڈرونا
مسیح پاک نے کشتی نوح میں لکھا
میرے گھر میں آؤ امن میں رہونا
یہ ہے نوح کی کشتی زمانہ بھی ویسا
بیٹا بھی ان کا تو نا پھر بچانا
جو نبیوں کے والی ہمیشہ امن میں
کرونا سے بچنا تو والی بنونا

ناصرہ ایوب ۔ فرینکفرٹ

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

چوہدری نعیم احمد باجوہ

مجلس انصار اللہ برکینا فاسو کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ برکینا فاسو کے پندرہویں سالانہ اجتماع کا انعقاد مورخہ 21 تا 23 فروری 2020ء بوبو جلاسو میں ہوا۔ برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں سارا سال جاری رہتی ہیں ۔ عام طور پر ذیلی تنظیموں کے اجتماعات بستان مہدی میں منعقد ہوتے ہیں ۔ بستان مہدی جماعت کی جلسہ گاہ ہے جہاں سہولت کے ساتھ اجتماع ہو سکتا ہے ۔ تاہم ریجن کے انصار کی تربیت اور اجتماع کی تیاریوں میں سے گزارنے کے لئے فیصلہ کیا گیا تھا کہ امسال انصار کا اجتماع بوبو جلاسو ریجن میں منعقد ہو۔

اجتماع سے دو دن قبل دورو نزدیک سے انصار کے وفود پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ اجتماع کے لئے بوبو جلاسو شہر میں ایک وسیع احاطہ حاصل کیا گیا جس میں قیام وطعام ،اجتماع گاہ، علمی و ورزشی مقابلہ جات کروانے اور دیگر ضروریات کے لئے وسیع جگہ میسر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے برکینا فاسو کے چودہ ریجن سے انصار نے اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔ دور دراز علاقوں سے اور ان علاقوں سے بھی اجتماع میں شامل ہوئے جہاں آج کل سیکیورٹی حالات مخدوش ہیں اور عام طور پر سفر محفوظ نہیں ۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

انصار نے مل کر محنت کے ساتھ اجتماع گاہ تیار کی ۔ ارد گرد قناتیں اور اوپر سائبان لگا کر ہال تیار کر لیا گیا۔ کسی قدر اونچا پختہ سٹیج بنا بنایا میسر آگیا تھا جس کی آرائش بیزوں کے ساتھ کر لی گئی۔ اس طرح وسیع اورخوبصورت اجتماع گاہ تیار ہو گئی ۔

حضور انور کا براہ راست خطبہ و نماز جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست خطبہ جمعہ آج کل مقامی وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے شروع ہوتا ہے ۔اجتماع گاہ میں ایم ٹی اے کا اہتمام کر لیا گیا تھا ۔ چنانچہ خطبہ شروع ہونےسے قبل ہی احباب نظم و ضبط کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ فرنچ اور جولا زبان میں خطبہ سنا گیا۔خطبہ ختم ہونے کے بعد مقامی طور پر خاکسار (نعیم احمد باجوہ) نے مختصر خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں انصار اللہ کے مقام و مرتبے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

افتتاحی تقریب

جمعۃ المبارک کے روز شام پانچ بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی ۔ تلاوت، ترجمہ کے بعد انصار کا عہد دہرایا گیا ۔ بعد ازاں نظم پیش کی گئی ۔مکرم امیر جماعت برکینا فاسو محمود ناصر ثاقب دارلحکومت سے 365 کلومیٹرز کا سفر کرکے اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے ۔ آپ نے افتتاحی تقریر کی اور اجتماع کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی ۔

معزز مہمانان کرام

اجتماع کی افتتاحی تقریب میں مقامی اتھارٹیز بھی شامل ہوئیں اور انہوں نے انصار کی اس قسم کی سرگرمیوں کو بہت سراہا۔حکومتی عہدیداران میں گورنر کے نمائندہ کے علاوہ دیگر معززین شامل تھے۔مہمانوں نے کہا اس قسم کی صحت افزا سرگرمیاں بہت ضروری ہیں ۔ جماعت احمدیہ اپنے ممبران کی تربیت کے لئے ہر ممکن کوشش کر تی ہے ۔

مقابلہ جات

اجتماع کے دنوں میں کل نو مقابلہ جات منعقد ہوئے ۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن مجید، قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا،حفظ قرآن، مقابلہ نظم اور مقابلہ دینی معلومات شامل تھے، جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں گولہ پھینکنا،سلوسائیکلنگ،گول کرنا اور چمچ پر انڈہ رکھ کر چمچ دانتوں میں دبا کر مقررہ ہدف تک پہنچنا شامل تھے۔انصار نے جوش و خروش سے مقابلہ جات میں حصہ لیا ۔

نماز تہجد اور درس و تدریس

اجتماع کے دنوں میں با جماعت نماز تہجد اور بعد از نماز فجر درس کا انتظام کیا گیا تھا انصار نےان پروگراموں میں بھر پور شرکت کرکے دعاؤں کی توفیق پائی ۔

حفظان صحت پر لیکچر

مکرم ڈاکٹر سعود احمد ناصر نے حفظان صحت پر لیکچر دیا۔ انہوں نے عمدہ انداز میں راہنمائی کی کہ انصار کس طرح احتیاط کر کے متفرق بیماریوں سے بچ سکتے ہیں ۔ اور کس طرح اپنی صحت کا خیال رکھ سکتے ہیں ۔تمام احباب نے اس لیکچر کو بہت سراہا ۔

اختتامی تقریب

اجتماع کے آخر پر اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب محمود ثاقب ناصر امیر و مشنری انچارج برکینافاسو تھے۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد صدر مجلس انصار اللہ مکرم کابورے سلیمان نے انصار کا عہد دہرایا۔ پھر نظم پیش کی گئی۔مکرم قائد عمومی صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی ۔ بعد ازاں تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے ورزشی مقابلہ جات کے جبکہ مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے علمی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مکرم مہمان خصوصی نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی یاد دہانی کرواتے ہوئے حقیقی رنگ میں خلافت کے مدد گار اور انصار بننے کی طرف توجہ دلائی۔ اختتامی تقریر کا تین مقامی زبانوں جولا، مورے اور فل فل دے میں رواں ترجمہ کیا گیا ۔

میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ

مکرم صدر مجلس نے واپسی سے قبل اپنی عاملہ اور تمام ناظمین علاقہ سے میٹنگ کی اور اگلے سال کے اجتماع اور دیگر اجتماعی سرگرمیوں کی تفصیلات طے کیں ۔ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ برکینا فاسو کو غیر معمولی ترقیات سے نوازے۔

****

خدا کچھ بھی نہ بدلے گا جو خصلت اپنی نہ بدلو

یہاں کچھ بھی نہ بدلے گا جو حالت اپنی نہ بدلو
فقط کہنے سے کچھ نا ہو جو فطرت اپنی نہ بدلو

یہ قولِ ربِ عالم ہے صحیفوں میں اسے لکھ لو
خدا کچھ بھی نہ بدلے گا جو خصلت اپنی نہ بدلو

زمیں پر آفتیں کیسی کبھی سوچا بھی ہے تم نے
یہ بڑھتی جائیں گی ہر دن جو طینت اپنی نہ بدلو

فقط اسباب پر کرنا بھروسہ کام نہ آئے
دوا بھی کام نہ آئے جو عادت اپنی نہ بدلو

یونہی بھٹکو گے اندھیروں میں جیسے کور بھٹکے ہے
نہ بینائی میسر ہو جو نخوت اپنی نہ بدلو

میں قصہ مختصر کردوں کہ حافظ بات سچ کہہ دوں
دعا بھی کام نا آئے جو حرکت اپنی نہ بدلو

حافظ محمد مبرور

طلوع و غروب آفتاب

منگل 24 مارچ 2020ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	5:07	18:33
مدینہ منورہ	5:05	18:35
قادیان	5:05	18:42
ربوہ	4:46	18:25
اسلام آباد ٹلفورڈ	4:01	18:23